حدود حرم میں

پڑھی جانے والی نماز کا ثواب ایک لاکھ ہے

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حدود حرم میں پڑھی جانے والی نماز کا ثواب ایک لاکھ ہے

ہر سال حج کے موقع سے یہ بحث جھڑ جاتی ہے کہ مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا ایک لاکھ ثواب کیا حدود حرم میں پڑھی جانے والی ہر نماز کے لئے ہے یا صرف مسجد حرام کے ساتھ ہی خاص ہے؟ عموما یہ بحث اس وجہ سے جھڑتی ہے کہ آفاق سے آئے سبھی حجاج مکہ میں قیام کے دوران مسجد حرام میں ہی پنج وقتہ نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر چند اسباب کی وجہ سے سبھی حاجیوں کو پنج وقتہ نمازیں مسجد حرام میں ادا کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ مثلا

☆ضعیفی کی وجہ سے ہر نماز کے وقت آمد ورفت کرنا مشکل ہے۔

☆رہائش مسجد حرام سے دور ہونے کے سبب آمد ورفت کی دقت ہے۔

☆مسجد حرام میں نفلی طواف اور عبادت وتلاوت کی کثرت سے تھک جانے کی وجہ سے آرام چاہئے اس وجہ سے مسجد حرام کی ہر نماز میں شامل ہونا باعث مشقت ہے۔

☆سواری کی عدم سہولت، راستے کی عدم معلومات یا ضعیفی میں تعاون کرنے والا نہ ملنے کے سبب دشواری کا سامنا ہے۔

☆بعض لوگ بھیڑ کی وجہ سے مسجد حرام کی ہر نماز میں شامل نہیں ہو پاتے۔

☆بعض حجاج یہ سوچتے ہیں کہ دنیا کے کونے کونے سے حجاج مکہ میں پہنچے ہیں اس لئے سب کو مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا حق ہے، یہ سوچ کر دوسروں کے لئے وسعت دیتے ہیں اور ان کے لئے تنگی کا سبب نہیں بنتے۔

ان وجوہات کی بنا پر سبھی حجاج مسجد حرام کی ہر نماز میں شامل نہیں ہو پاتے، اس وجہ سے یہ حجاج اہل مکہ اور اپنے جاننے والے علماء سے رابطہ کرتے ہیں کہ اگر ہم مسجد حرام میں کوئی نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں تو کیا اپنی رہائش کے

قریب مسجد میں اس نماز کو ادا کرلیں ؟اور کیا ہمیں اس مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ملے گا؟۔

یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے، اس میں علماء کی کئی رائیں ہیں ان میں دو اہم ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ایک لاکھ کا ثواب مسجد حرام کے ساتھ ہی خاص ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حدود حرم میں موجود کسی مسجد میں نماز پڑھنے سے ایک لاکھ ثواب ملے گا کیونکہ یہ خصوصیت مسجد حرام کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ حدود حرم کی تمام مساجد کے لئے عام ہے۔اس کے قائلین میں جمہور حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ، حافظ ابن حجرؒ، علامہ ابن القیمؒ، ابن حزمؒ، امام نوویؒ، عطاء بن ابی رباحؒ، حسن بصریؒ، شیخ ابن بازؒ اور شیخ صالح فوزانؒ وغیرہم ہیں۔

جب دلائل کا جائزہ لیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ حدود حرم میں واقع تمام مساجد میں ہر نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

صلاةٌ في مسجِدي أفضلُ من ألفِ صلاةٍ فيما سواهُ إلَّا المسجدَ الحرامَ وصلاةٌ في المسجدِ الحرامِ أفضلُ من مائةِ ألفِ صلاةٍ فيما سواهُ(صحیح ابن ماجه:1163)

ترجمہ: میری مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا کسی بھی مسجد کی ہزاروں نمازوں سے افضل ہے۔اور مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا کسی دوسری مسجد کی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔ مسجد حرام کا نام حرم میں واقع ہونے کی وجہ ہے تو حرم میں جتنی مساجد ہیں معنوی طور پر ان سب پر مسجد حرام کا اطلاق ہوگا کیونکہ وہ سب حدود حرم میں واقع ہیں۔

بخاری شریف کی حدیث ہے:

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد المسجد الحرام ومسجد الرسول صلى الله عليه وسلم ومسجد الأقصى(صحيح البخاري : 1189)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے سوا اور کسی کے لئے سفر نہ کیا جائے۔ایک مسجد حرام، دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اور تیسرے مسجد اقصیٰ۔

اس حدیث کے تحت حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ یہاں المسجد الحرام سے مراد پورا حرم ہے۔اور اس کی تائید میں عطاء کے طریق سے طیالسی کی روایت ذکر کی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ یہ فضیلت صرف اسی مسجد کے ساتھ خاص ہے یا پورے حرم کے لئے ؟ انہوں نے جواب دیا کہ پورے حرم کے لئے کیونکہ یہ سب مساجد ہیں۔(فتح الباری، کتاب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ)

یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس مذکورہ حدیث کو فضل الصلاۃ فی مسجد مکہ کے تحت ذکر کیا ہے یعنی مکہ کی مسجد میں نماز کی فضیلت۔

اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے : **سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (الاسراء:1)**

ترجمہ: پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔

یہ بہت معروف واقعہ ہے کہ اسراء کا واقعہ ام ہانی کے گھر سے شروع ہوا تھا اور یہاں آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے ام ہانی کے گھر کو مسجد حرام سے تعبیر کیا ہے کیونکہ یہ گھر حرم کے حدود میں واقع تھا۔ابن المفلح حنبلی نے لکھا ہے کہ ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ اکثر مفسرین کے نزدیک اسراء ام ہانی کے گھر سے ہوا تھا،اس بنیاد پر المسجد الحرام کا معنی ہو گا کہ سارا حرم مسجد ہے۔(الفروع لابن مفلح)

اسی طرح اللہ تعالی کا یہ فرمان:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ إِن شَاءَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (التوبۃ:28)

ترجمہ: اے ایمان والو! بیشک مشرک بالکل ہی ناپاک ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے

پائیں اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہے تو اللہ تمہیں دولت مند کردے گا اپنے فضل سے اگر چاہے اللہ علم و حکمت والا ہے۔

یہاں بھی مسجد حرام سے پورا حدود حرم مراد ہے اس لئے آج بھی کسی مشرک کو حدود حرم میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ یہ حدود پاک ہیں اور مشرک نجس۔ابن حزمؒ نے بلا اختلاف یہ بات ذکر کی ہے کہ اس آیت میں مسجد حرام سے مقصود پورا حرم ہے نہ کی صرف مسجد۔(المحلی:243/4)

اسی طرح اللہ کا یہ فرمان بھی دلیل ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۗ(المائدۃ: 95)

ترجمہ: اے ایمان والو! (وحشی) شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالت احرام میں ہو اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر فدیہ واجب ہوگا جو کہ مساوی ہوگا اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کردیں خواہ وہ فدیہ خاص چوپایوں میں سے ہو جو نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے اور خواہ کفارہ مساکین کو دے دیا جائے اور خواہ اس کے برابر روزے رکھ لئے جائیں تاکہ اپنے کئے کی شامت کا مزہ چکھے۔

فدیہ کے متعلق فتح القدیر اور احسن البیان میں ہے کہ یہ فدیہ، جانور یا اس کی قیمت کعبہ پہنچائی جائے گی اور کعبہ سے مراد حرم ہے یعنی ان کی تقسیم حرم مکہ کی حدود میں رہنے والے مساکین پر ہوگی۔

مسند احمد میں ایک روایت ہے کہ نبی ﷺ حدیبیہ میں حل (حدود حرم سے باہر) کے مقام پر رہائش پذیر تھے لیکن جب نماز پڑھنا ہوتا تو آپ حدود حرم میں آجاتے۔(مسند احمد:326/4،ابن ابی شیبہ ص:274،275)

اصل میں حدیبیہ کا کچھ حصہ حل ہے اور کچھ حصہ حرم۔اس حدیث سے بھی واضح اشارہ ملتا ہے کہ رسول اللہ

ﷺ حرم کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے حل سے حرم میں آجاتے اور پھر نماز ادا کرتے تھے۔ابن القیمؒ نے مسند احمد کی اس روایت کے متعلق لکھا ہے کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مکہ میں نماز کی زیادتی کا ثواب پورے حرم کو شامل ہے یہ اس مسجد کے ساتھ خاص نہیں ہے جو طواف کی جگہ ہے۔(زادالمعاد:303/3)

کئی صحابہ کرام بھی نبی ﷺ کی طرح حرم کے حدود میں نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے تھے جیسا کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی رہائش عرفہ میں حل میں ہوتی اور آپ کا مصلی حرم کے حدود میں ہوتا، پوچھا کہ اس کی وجہ کیا ہے تو انہوں نے کہا اس میں عمل کرنا افضل ہے اور گناہ بھی عظیم ہے۔ (مصنف عبدالرزاق، کتاب الحج، باب الخطیئۃ في الحرم:5/ 27: 8870)

حرم میں اجر کی زیادتی پہ شیخ عبداللطیف بن عوض قرنی کا "الحرم المکی ومضاعفۃ الاجر فیہ" کے نام سے عربی میں ایک مقالہ ہے۔اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ قرآن میں پندرہ مقامات پہ مسجد حرام کا ذکر ہے اور ابن القیمؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مسجد حرام سے اللہ کی کتاب میں تین مراد ہیں۔ایک نفس البیت، دوسری وہ مسجد جو اس کے ارد گرد ہے اور تیسری مراد پورا حدود حرم ہے۔(احکام اھل الذمہ: 189/1)امام نوویؒ نے چوتھی مراد مکہ لیا ہے۔(المجموع شرح المھذب:189/3)

شیخ عبداللطیف نے تیسری مراد کے ماننے والوں میں احناف بحوالہ (بدائع الصنائع 301/2)،مالکیہ بحوالہ (الجامع لأحكام القرآن للقرطبي1275/3)، شافعیہ بحوالہ (مغني المحتاج67/6)، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ بحوالہ (الفتاوی207/22)، ابن القیمؒ بحوالہ (زاد المعاد 303/3)، اور شیخ ابن باز بحوالہ (مجموع فتاوی ومقالات 198/17)ذکر کیا ہے۔

ان سطور بالا کا ماحصل یہ ہے کہ حدود حرم کی کسی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب کعبہ کے گرد نماز پڑھنے کے برابر ہے سوائے مسجد نبوی کے کہ اس کا ثواب اسی مسجد کے ساتھ خاص ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور اس کی فضیلت اس مسجد کے ساتھ لفظ ھذا(یعنی میری یہ مسجد) کے ذریعہ خاص کر دی ہے۔

محمد بن عبدالرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ نے مسجد نبوی میں نماز کے اجر والی حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے

ہیں۔

قوله : (صلاة في مسجدي هذا) قال النووي : ينبغي أن يحرص المصلي على الصلاة في الموضع الذي كان في زمانه صلى الله عليه وسلم دون ما زيد فيه بعده ; لأن التضعيف إنما ورد في مسجده ، وقد أكده بقوله (هذا) بخلاف مسجد مكة فإنه يشمل جميع مكة بل صح أنه يعم جميع الحرم كذا ذكره الحافظ في الفتح وسكت عنه۔ (سنن الترمذی، كتاب الصلاة،باب ما جاء في أي المساجد أفضل ص:237)

ترجمہ: نبی ﷺ کا فرمان "صلاۃ فی مسجدی ھذا"،اس کے متعلق امام نووی ؒ نے کہا کہ نمازیوں کو اس بات کا حریص ہونا چاہیئے کہ وہ اسی جگہ نماز ادا کرے جو نبی ﷺ کے زمانے میں تھی نہ کہ اس جگہ جو بعد میں بڑھائی گئی ہے ،اس لئے کہ اجر میں زیادتی کا ثواب اسی مسجد کے ساتھ خاص ہے جس کی تائید لفظ ھذا سے ہوتی ہے۔ برخلاف مکہ کی مسجد کے کہ اس میں پورا مکہ داخل ہے بلکہ صحیح یہی ہے کہ یہ پورے حرم کو عام ہے،اس طرح حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ذکر کیاہے اور اس پہ سکوت اختیار کیاہے۔

شیخ صالح فوزانؒ سے سوال کیا گیا کہ کیا مکہ کے حدود حرم میں نماز کا ثواب مسجد حرام میں نماز پڑھنے کے برابر ہے؟ تو شیخ نے جواب دیا کہ ہاں مسجد حرام میں نماز پڑھنے کے برابر ہے کیونکہ مسجد حرام ان تمام کو شامل ہے جو حدود حرم میں ہے اور حدود کے اندر داخل تمام مسجد ہیں۔(ویب سائٹ شیخ صالح فوزان) شیخ نے ایک دوسرے فتوی میں ذکر کیاہے کہ ایک عورت اگر مکہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھتی ہے تو اسے اضافی ثواب ملے گا البتہ مدینہ میں اضافی ثواب صرف مسجد نبوی کے ساتھ مخصوص ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا بھی واضح فتوی ہے کہ ایک لاکھ کا ثواب مکہ کے تمام حدود حرم کو شامل ہے ، یہی فتوی سعودی کے لجنہ دائمہ کا بھی ہے جس کی کمیٹی میں شیخ ابن باز کے علاوہ بکر ابوزید،عبدالعزیز آل شیخ،صالح فوزان اور عبداللہ بن غدیان ہیں۔

بات واضح ہوگئی کہ حرم میں داخل تمام مساجد میں نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے لیکن یہ دھیان رہے کہ بیت اللہ کے شرف کی وجہ سے افضیلت اسی مسجد حرام کو ہے اس لئے آدمی حریص ہو کہ مسجد حرام میں جاکر نماز ادا کرے لیکن اگر وہاں نماز ادا کرنے سے قاصر ہو تو حدود حرم میں داخل کسی بھی مسجد میں نماز ادا کر لے،ان شاء اللہ مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا بلکہ اگر مسجد حرام میں کبھی زیادہ ازدحام ہو تو دوسروں کو موقع دیں اور آپ حدود حرم میں واقع کسی مسجد میں نماز ادا کر لیں گر پہلے آپ نے بار بار مسجد حرام میں نماز ادا کی ہو۔

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

-مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online Fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

9 October 2020